بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد ﷺ رحمۃ للعالمین

اللہ رب العالمین

سلسلہ نمبر 1

آدابُ النّبی ﷺ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ہمیشہ اپنے پاک نام کے ساتھ رکھا اور ان کا مقام اور ذکر اتنا بلند کر دیا کہ انسانی عقل وفہم سے بالاتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ امتیازی شان ہے کہ فضیلت کے اعتبار سے خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا مرتبہ عطا فرمایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا نبی بنایا گیا۔ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا "تمہیں ادب کی حدوں سے بڑھ کر ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعظیم وتکریم کا حکم ہے۔" (سورۃ الفتح: آیت نمبر 9 ترجمہ روح المعانی جلد 28 صفحہ 96) اسی طرح ایک دوسری آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم کا حکم یوں دیا گیا۔ "ایمان والو! اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) (کی اجازت) سے پہلے کسی قول میں یا فعل میں سبقت نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (سورۃ الحجرات: آیت نمبر 1)

اسی طرح قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تعظیم کی تاکید یوں کی گئی۔ "اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند مت کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولو جیسے آپس میں برابری کی آواز کے ساتھ بولتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو"۔ (سورۃ الحجرات: آیت نمبر 2) یعنی یہ بہت بڑا خسارہ ہے کہ تمام اعمال صالح، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وعمرہ، تبلیغ وجہاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کر دینے سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال ادب وتعظیم جہانوں کی فلاح ونجات موقوف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "بے شک جو لوگ اپنی آواز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پست کرتے ہیں وہ لوگ وہ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خاص کر دیا ہے اور ان لوگوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے (الحجرات: آیت نمبر 3)۔ اس آیت شریف میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان حضرات کے لئے تین چیزوں کی خوشخبری سنائی ہے۔ (1) تقویٰ (2) مغفرت (3) اجر عظیم، قرآن مجید کی متعدد آیات میں صاحب تقویٰ کے لئے دنیاوی اور اخروی، ظاہری اور باطنی بے شمار نعمتوں کے وعدے ہیں۔ اسی طرح مغفرت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کہ آخرت کی تمام نعمتیں بشمول رضائے الٰہی کے اسی پر موقوف ہے۔ اسی طرح اجر عظیم، جس اجر کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ عظیم ارشاد فرمادیں۔ اس کی عظمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب دونوں جہانوں کی کامیابی ہے اور بے ادبی پر دونوں جہانوں کا خسارہ اور ہلاکت ہے۔

قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایسے الفاظ استعمال کرنے پر بھی پابندی عائد کر دی ہے جو ہوں تو ادب والے لیکن ان میں گستاخی اور بے ادبی کا مفہوم پیدا ہونے یا پیدا کر لئے جانے کا احتمال ہو۔ (سورۃ البقرہ: آیت نمبر 104)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ملحوظ نہ رکھیں بے عقل فرمایا ہے۔ ارشاد پاک ہے۔

جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے ہیں۔ ان میں اکثروں کو عقل نہیں۔" (سورۃ الحجرات: آیت نمبر 4) دوسری جگہ ارشاد فرمایا "مومنو! پیغمبروں کو بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔" (سورۃ النور: آیت نمبر 63) جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتے وقت نام یا کنیت سے پکارتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس گستاخی سے منع فرمایا کہ نام نہ لو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر پکارو تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور عزت وآداب کا پاس رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لاتے تھے تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک معجزۃً اٹھا لیا کرتے تھے تاکہ کسی کا پاؤں اس مقدس، مطہر اور پاک سایہ پر نہ پڑے۔ جس رب تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ساری زندگی مکھی نہیں بیٹھنے دی، اس کو کیسے گوارہ ہو سکتا ہے کہ اس کے محبوب کے پاک سائے پر کوئی اپنا پاؤں دھرے۔

دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو حضور خاتم النبیین شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح معنوں میں ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد ﷺ رحمۃ للعالمین　　　　اللہ رب العالمین

آدابُ النبی ﷺ (بعد از وصال)

سلسلہ نمبر 2

ابو جعفر منصورؒ نے حضرت امام مالکؒ سے کسی مسئلہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گفتگو کی۔ دوران گفتگو آواز بلند ہوگی۔ امام مالکؒ نے فرمایا: ''اے امیر المؤمنین! اس مسجد میں بلند آواز نہ فرماویں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک قوم کو ادب سکھایا اور ارشاد فرمایا: ''یا ایھا الذین امنو لا ترفعوا اصواتکم .... الایہ'' ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند مت کرو اور نہ ان سے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں کھل کر بولا کرتے ہو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو''۔ اور ایک قوم کی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے تھے، یوں تعریف فرمائی: ''ان الذین یغضون اصواتکم ------ الایہ'' ترجمہ: ''بے شک جو لوگ اپنی آوازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پست رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے خاص کر لیا ہے اور ان لوگوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے''۔ اور ایک قوم جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ملحوظ نہ رکھا اور بلند آواز سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی یوں مذمت فرمائی: ''ان الذین ینادونک ------ الایہ'' ترجمہ: ''جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکارتے ہیں، ان میں سے اکثروں کو عقل نہیں''۔

حضرت امام مالکؒ فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم جس طرح حیات طیبہ میں ضروری تھی، اسی طرح وفات فرمانے کے بعد بھی ضروری ہے۔ امام مالکؒ کی یہ نصیحت سن کر خلیفہ ابو جعفر منصورؒ نے بہت عاجزی اور تواضع اختیار کی اور فرمایا: ''اے ابو عبداللہ (امام مالکؒ کی کنیت تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد قبلہ کی طرف چہرہ کر کے دعا کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف چہرہ کیے ہوئے دعا کروں''۔ امام مالکؒ نے جواب دیا: ''اپنا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مت پھیرو چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ السلام اور قیامت تک پیدا ہونے والی تمام مخلوق کے وسیلہ ہیں۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چہرہ کیے ہوئے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت اور وسیلہ کی درخواست کرو''۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاوک .... الیہ'' ترجمہ: ''اور اگر جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا، رحمت والا پاتے''۔

روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچا بولنے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں:

''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچا بولنے سے اعمال ضائع ہوتے تھے اور بعد وصال کے بھی اعمال ضائع ہوتے ہیں''۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آواز بلند کرنے پر تنبیھہ:

''حضرت نافعؒ روایت کرتے ہیں کہ عشاء کے وقت حضرت عمرؓ مسجد نبوی میں تھے۔ ناگاہ ایک شخص کے ہنسنے کی آواز کان میں پڑی۔ آپؓ نے اسے بلا کر پوچھا: ''تم کون ہو؟'' اس نے کہا: ''میں قبیلہ ثقیف سے ہوں''۔ پھر دریافت کیا: ''کیا تم اس شہر کے رہنے والے ہو؟'' اس نے جواب دیا: ''نہیں بلکہ میں طائف کا رہنے والا ہوں''۔ یہ سن کر آپ نے اسے دھمکایا اور فرمایا: ''اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ اس مسجد میں آوازیں بلند نہیں کی جاتیں''۔

''حضرت سائبؓ بن مزید کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں لیٹا ہوا تھا۔ ایک شخص نے مجھ پر کنکری ماری۔ میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ ہیں۔ آپ نے فرمایا ان دو شخصوں کو بلا لاؤ۔ میں بلا لایا۔ آپؓ نے ان سے پوچھا کہ ''تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم طائف کے رہنے والے ہیں''۔ آپؓ نے فرمایا: ''اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں درے لگاتا۔ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو''۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اردگرد میخ ٹھوکنا جائز نہیں:

حضرت عائشہ صدیقہؓ اگر مسجد نبوی کے گرد کسی مکان میں میخ ٹھوکنے کی آواز سنتیں تو کہلا بھیجتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ دو۔

حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے گھر کے دونوں کواڑ مناصع (مدینہ منورہ سے باہر ایک جگہ کا نام ہے) میں تیار کرائے کہ مبادا تیاری میں لکڑی کی آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچے''۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org　www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العالمین

محمد ﷺ رحمۃ للعالمین

آداب النبی ﷺ

(از روئے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم)

سلسلہ نمبر 3

''جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں تشریف لے گئے اور ابو بکرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال یہ تھا کہ کبھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے اور کبھی پیچھے چلنے لگتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ پوچھی تو آپؓ نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پیچھا کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو پیچھے چلنے لگتا ہوں اور جب یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں آگے کو کوئی خطرہ درپیش نہ ہو تو آگے آجاتا ہوں'' ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تمہارا مطلب ہے کہ کوئی آفت آئے تو میرے بجائے تم پر آئے''۔ انہوں نے عرض کیا ''جی ہاں''۔ پھر جب غار کے سامنے پہنچے تو ابو بکرؓ نے عرض کیا '' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا ٹھہریں میں اندر جا کر غار کو صاف اور محفوظ کر دوں''۔ ''مشکوٰۃ شریف'' میں ہے کہ صدیق اکبرؓ نے عرض کی کہ '' آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہ ہوں جب تک کہ میں پہلے داخل نہ ہو لوں تاکہ اگر اس میں کوئی سانپ بچھو وغیرہ ہو تو وہ مجھ کو کاٹے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کاٹے۔ اس لیے حضرت صدیق اکبرؓ پہلے داخل ہوئے۔ غار میں جھاڑو دی اس کے ایک طرف کچھ سوراخ تھے۔ اپنی شلوار پھاڑ کو ان کو بند کیا مگر دو سوراخ باقی رہ گئے۔ ان میں اپنے دونوں پاؤں ڈال دیے۔ پھر عرض کیا اب تشریف لائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے اور سر مبارک حضرت صدیق اکبرؓ کی گود میں رکھ کر سو گئے۔ ایک سوراخ سے کسی چیز نے حضرت صدیق اکبرؓ کو کاٹا۔ مگر وہ (بپاس ادب) اپنی جگہ سے نہ ہلے کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگ اٹھیں (سبحان اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل نہ ڈالا) شدت درد سے حضرت صدیق اکبرؓ کے آنسو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گرے تو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی) فرمایا ''ابو بکر تجھے کیا ہوا؟'' عرض کی، ''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، مجھے کسی چیز نے کاٹ لیا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زخم پر لعاب دہن لگایا فوراً سب درد جاتا رہا''۔

سہل بن ساعدی سے مروی ہے کہ ''ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے واسطے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو موذن نے صدیق اکبرؓ سے پوچھ کر اذان کہی اور انہوں نے امامت کی۔ اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہو گئے اور صف میں قیام فرمایا۔ جب نمازیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو دستک دینے لگے۔ اس غرض سے کہ حضرت صدیق اکبرؓ خبردار ہو جائیں کیونکہ ان کی عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے۔ تب صدیق اکبرؓ نے دستک کی آواز سنی تو گوشۂ چشم سے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں۔ لہٰذا پیچھے ہٹنے کا قصد کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی ہی جگہ قائم رہو۔ صدیق اکبرؓ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس نوازش پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے امامت کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور پیچھے ہٹ کر صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابو بکر! جب میں تمہیں خود حکم کر چکا تھا تو تم کو اپنی جگہ کھڑے رہنے سے کونسی چیز مانع ہوئی تھی۔ عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی قحافہ کا بیٹا اس لائق نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ کر نماز پڑھائے''۔

حضرت عمر فاروقؓ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کی چھت پر ایک پرنالہ تھا۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نئے کپڑے پہنے ہوئے مسجد جا رہے تھے۔ جب اس پرنالے کے قریب پہنچے، اتفاق سے اس دن حضرت عباسؓ کے گھر دو مرغ ذبح کیے جا رہے تھے۔ یکا یک ان کا خون پرنالے سے ٹپکا اور اس کے چند قطرے عمر خطابؓ کے کپڑوں پر پڑ گئے۔ آپؓ نے اس پرنالے کو اکھاڑ ڈالنے کا حکم صادر فرمایا۔ لوگوں نے فوراً اس پرنالے کو اکھاڑ ڈالا اور آپؓ گھر واپس آئے، دوسرے کپڑے پہنے اور پھر مسجد تشریف لائے۔ ادائے نماز کے بعد حضرت عباسؓ آپؓ کے پاس آ کر کہنے لگے ''یا امیر المومنین! خدا کی قسم اس پرنالے کو جسے آپؓ نے اکھاڑ دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس جگہ لگایا تھا''۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر نہایت مضطرب، بے قرار اور پریشان ہو گئے۔ دوسرے ہی لمحے آپؓ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ''اے عباس! میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ اپنے پیر میرے کندھے پر رکھ کر اس پرنالے کو جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا، اسی جگہ پر لگا دو۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کی درخواست پر اس کو پہلی جگہ پر لگا دیا''۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العالمین — محمد رحمۃ للعالمین

آداب النبی ﷺ

(از روئے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم) سلسلہ نمبر 4

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو قریش کی طرف جنگ حدیبیہ میں صلح کے واسطے بھیجا تو قریش نے حضرت عثمانؓ کو طواف کرنے کی اجازت دی لیکن آپؓ نے طواف کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے پروردگار کے حکم "یا ایھا الذین امنوا لا تقدمو بین اللہ ورسولہ ...... الایہ" اور اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم کو مدنظر رکھ کر ارشاد فرمایا" میں ہرگز طواف نہ کروں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف نہ کرلیں"۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے افضل ترین عبادت یعنی طواف کعبہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رعائت ادب کو افضل جانا اور یہی حق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ شاید اس لئے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے: "کوئی عبادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رعائت ادب کے برابر نہیں"۔

حضرت عثمانؓ سے مروی ہے "انہوں نے کہا میں اسلام میں چوتھا شخص ہوں اور میرے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے دی ہیں اور میں نے جب سے اپنا داہنا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے ملایا ہے، اس دن سے میں نے اپنی شرمگاہ کو کبھی نہیں چھوا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

"براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب وہ صلح نامہ لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کفار کے درمیان حدیبیہ کے دن ٹھہرا تھا، جس میں یہ عبارت تھی "ہذا ما کاتب علیہ محمد رسول اللہ" تو مشرکین نے اعتراض کیا کہ لفظ "رسول اللہ نہ لکھا جائے کیونکہ اگر رسالت مسلم ہوتی تو پھر لڑائی کیا ہوتی؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اس لفظ کو مٹا دو۔ انہوں نے عرض کی کہ میں وہ شخص نہیں ہوں جو اس لفظ کو مٹا سکوں۔ لہٰذا خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مٹا دیا۔

"جنگ خیبر سے واپسی پر منزل صہباء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جماعت میں شامل نہ ہو سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا اور سو گئے۔

سیدنا علیؓ دیکھ رہے تھے کہ عصر کا وقت جا رہا ہے مگر پاس ادب سے کہ اگر میں اپنے زانو ہلاؤں گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل ہوگا۔ اس ادب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے خیال کی وجہ سے زانو نہ ہلایا اور نماز عصر کا وقت جاتا رہا۔ مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بیدار ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز کے فوت ہو جانے کا حال عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ "یا الہ العلمین! اگر علی تیری اطاعت (من یطع الرسول فقد اطاع اللہ سورۃ النساء) میں تھا تو پھر آفتاب کو طلوع کر دے"۔ پس اسی وقت ڈوبا ہوا آفتاب طلوع ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے نہایت تسکین کے ساتھ نماز عصر ادا کی اور پھر آفتاب حسب المعمول غروب ہو گیا۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد ﷺ رحمۃ للعالمین

اللہ رب العالمین

آداب النبی ﷺ

(ازروئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم)

سلسلہ نمبر 5

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا پر جان دیتے تھے لیکن ادب وتعظیم میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ نگاہ اٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھنے کی تاب نہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہ کوئی مجھے محبوب تھا اور نہ میری نظر میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باعظمت تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی وجہ سے نظر بھر کر دیکھنے کی طاقت نہ رکھتا اور اگر مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر بھر کر کبھی دیکھا ہی نہیں''۔ (ابن سعد) کل صحابہ کرامؓ کا یہی حال تھا۔ حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابؓ مہاجرین وانصار میں تشریف لاتے اور وہ بیٹھے ہوتے ان کے درمیان ابوبکرؓ وعمرؓ بھی ہوتے ان میں سے سوائے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر نہ اٹھاتا۔ وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے۔ وہ دونوں حضور کی طرف دیکھ کر تبسم فرماتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھ کر تبسم فرماتے''۔

حضرت علی المرتضیٰ حاضرین مجلس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلام شروع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نشین اس طرح سر جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے تو وہ کلام کرتے اور کلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تنازع نہ کرتے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کلام کرتا اسے خاموش ہو کر سنتے، یہاں تک کہ وہ اپنے کلام سے فارغ ہو جاتا''۔

ماہ ذی قعدہ ۶ھ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے تو بدیل بن ورقاء خزاعی کے بعد عروہ بن مسعود جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے کیلئے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور واپس جا کر قریش سے یوں کہنے لگے: ''اے میری قوم! اللہ کی قسم میں البتہ بادشاہوں کے درباروں میں بھی حاضر ہوا ہوں اور قیصر وکسریٰ اور نجاشی کی ہاں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے ایسا کوئی بادشاہ نہیں دیکھا کہ جس کے اصحاب اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے جب کبھی بلغم پھینکا ہے تو وہ اصحاب میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرا ہے جسے انہوں نے اپنے منہ اور جسم پر مل لیا ہے۔ جب وہ اپنے اصحاب کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس کی تعمیل کے لیے دوڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو ان کے وضو کے پانی کے لیے باہم جھگڑے کی نوبت پہنچنے لگتی ہے اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو اصحاب ان کے سامنے اپنی آوازیں دھیمی کر لیتے ہیں اور ازروئے تعظیم ان کی طرف تیز نگاہوں سے نہیں دیکھتے، انہوں نے تم پر ایک نیک امر پیش کیا اسے قبول کر لو''۔

حضرت ابو مخدورہؓ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''حدیث صحیح میں مروی ہے کہ ابو مخدورہؓ کی پیشانی میں بال اس قدر دراز تھے کہ جب وہ بیٹھتے اور ان بالوں کو چھوڑ دیتے تو زمین پر پہنچتے۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ ''تم نے ان بالوں کو اتنا کیوں بڑھایا ہے؟ انہوں نے کہا'' میں اس وجہ سے ان کو نہیں کٹواتا کہ ایک وقت ان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لگا تھا، اس لیے میں نے تبرکاً ان بالوں کو رکھا ہوا ہے''۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہؒ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد ﷺ رحمۃ للعالمین

اللہ رب العالمین

آداب النبی ﷺ (از روئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم)

سلسلہ نمبر 6

حضرت خالد بن ولیدؓ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''حضرت خالد بن ولیدؓ کی ٹوپی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے مبارک تبرکاً تھے۔ ایک جنگ میں وہ ٹوپی گر پڑی۔ آپؓ نے اس کے حصول کے واسطے سخت ترین جنگ کی۔ حتیٰ کہ چند مسلمان بھی اس جنگ میں شہید ہوگئے۔ صحابہ کرامؓ نے ان کو الزام دیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے کہا کہ ''میں نے یہ فعل ٹوپی کے واسطے نہیں کیا بلکہ ان موئے مبارک کے واسطے کیا جو اس میں ہیں تاکہ وہ ضائع نہ ہوں اور کفار کے غلیظ ہاتھوں میں نہ جانے پائیں اور مجھ سے اس کی برکت نہ جاتی رہے۔''۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا گیا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ پر رکھا۔ پھر اس کو اپنے منہ پر ملا۔

حضرت امیر معاویہؓ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''حضرت امیر معاویہؓ کے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک اور تراشہ ناخن محفوظ تھے۔ جب وہ مرنے لگے تو وصیت کی کہ یہ چیزیں میرے منہ اور آنکھوں میں رکھ دینا اور پھر میرا معاملہ ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا''۔

حضرت عباسؓ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''حضرت عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ ''آپ بڑے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر میں بڑے تھے''۔

حضرت عباسؓ نے جواب دیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے اور ولادت میری پہلے ہوئی''۔

حضرت اسلع بن شریکؓ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''اسلع بن شریکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر کجاوہ باندھا کرتا تھا۔ ایک رات مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا ارادہ فرمایا۔ اس وقت مجھے تردد ہوا کہ اگر ٹھنڈے پانی سے نہاؤں تو مارے سردی کے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا خوف تھا اور یہ بھی گوارا نہیں کہ ایسی ہی حالت میں خاص سواری مبارک کا کجاوہ اونٹنی پر باندھوں۔ مجبوراً کسی شخص انصاری سے کہہ دیا کہ کجاوہ باندھے۔ پھر میں نے چند پتھر رکھ کر پانی گرم کیا اور نہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے جا ملا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اسلع! کیا سبب ہے کہ تمہارے کجاوے کو میں متغیر پاتا ہوں''۔ عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نہیں باندھا''۔ فرمایا: ''کیوں؟'' عرض کیا: ''اس وقت مجھے نہانے کی حاجت تھی اور ٹھنڈے پانی سے نہانے میں جان کا خوف تھا، اس لیے کسی اور کو باندھنے کا کہہ دیا تھا''۔ اسلعؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ''یاایھا الذین امنوا اذا لقیتم الی الصلوۃ.......... الایہ'' (سورۃ المائدہ، آیت ۲) جس سے سفر میں تیمم کرنے کی اجازت ملی۔

صحابہ کرامؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی بھی انتہا درجہ تعظیم فرمایا کرتے تھے: ''ام المومنین حضرت حفصہؓ سے مروی ہے کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کرتیں تو ''بابی انت وامی یا رسول اللہ'' کہتیں۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں''۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ اکثر ''بابی انت وامی یا رسول اللہ'' کہا کرتے تھے۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العالمین — محمد ﷺ رحمۃ للعالمین

سلسلہ نمبر 7

آداب النبی ﷺ (از روئے ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

امام شافعیؒ نے فرمایا "ہم امام مالکؒ سے درس حدیث میں کتاب کے ورق بھی بڑی احتیاط سے پلٹتے تھے تاکہ اس کی آہٹ سے قلب انور صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجھ نہ آئے"

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

امام مالکؒ مدینہ طیبہ میں اپنے گھوڑے پر سوار نہ ہوتے تھے۔ کیونکہ وہ فرماتے تھے کہ "مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس زمین کو گھوڑے کے سم سے روندوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوں"۔ مصعب بن عبداللہؒ بیان فرماتے ہیں کہ "جب امام مالکؒ کے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو ان کا رنگ تبدیل ہو جاتا، کمر جھک جاتی، یہاں تک کہ ان کے پاس بیٹھنے والوں پر یہ حالت سخت گزرتی۔" ایک روز ان سے اس کے بارے کہا گیا کہ اپنے اوپر اتنی مشقت نہ ڈالیں۔ انہوں نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عظمت اور جلال اور مرتبہ جمال کو جتنا میں پہچانتا ہوں اگر تم بھی پہچانتے تو میری حالت جو تم دیکھتے ہو، بے محل نہ سمجھتے اور تعجب نہ کرتے"۔

"جب لوگ امام مالکؒ کے پاس طلب علم کے لیے آتے تو خادمہ دولت خانے سے نکل کر ان سے دریافت کیا کرتی کہ حدیث شریف کے لیے آئے ہو یا مسائل فقہ کے لیے۔ اگر وہ کہتے کہ مسائل کے لیے آئے ہیں تو امام صاحبؒ فوراً نکل کر آتے۔ اگر وہ کہتے کہ حدیث شریف کے لیے حاضر ہوئے ہیں تو حضرت امام صاحبؒ پہلے غسل فرماتے، خوشبو لگاتے پھر کپڑے بدل کر نکلتے۔ آپؒ کے لیے تخت بچھایا جاتا جس پر بیٹھ کر آپؒ روایت حدیث کرتے۔ اثنا روایت میں مجلس میں عود جلایا جاتا۔ یہ تخت صرف روایت حدیث شریف کے لیے رکھا گیا ہوا تھا۔ جب امام صاحبؒ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: "میں چاہتا ہوں کہ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کروں"۔

نیز ہشام بن عمارؒ نے امام مالکؒ سے جو اس وقت کھڑے تھے، ایک حدیث پوچھ لی۔ آپؒ نے اس کو بیس کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ کوڑے لگائے گئے۔ پھر آپؒ نے ہشام بن عمار کو ترس کھا کر بیس احادیث روایت کیں۔ یہ دیکھ کر ہشامؒ نے کہا: "کاش وہ اور کوڑے مارتے اور زیادہ حدیثیں روایت کرتے"۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ ایک شخص حضرت ابن مسیبؒ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت لیٹے ہوئے تھے۔ اس نے آپ سے ایک حدیث دریافت کی۔ آپ اٹھ بیٹھے اور حدیث بیان کی۔ اس نے کہا کہ میں چاہتا تھا کہ آپ اٹھنے کی تکلیف نہ فرماتے۔ آپ نے فرمایا کہ "میں پسند نہیں کرتا کہ لیٹے لیٹے حدیث شریف بیان کروں"۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ بیان کرتے ہیں کہ میں امام مالکؒ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؒ ہم سے احادیث بیان کر رہے تھے۔ اثنائے قرات میں آپؒ کو ایک بچھو نے سولہ مرتبہ ڈنگ مارا۔ آپ کا رنگ زرد ہوتا رہا مگر آپؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو قطع نہ کیا۔ جب آپؒ روایت حدیث سے فارغ ہوئے اور سامعین چلے گئے، تو میں نے عرض کیا کہ "میں نے آج آپ کی ایک عجیب بات دیکھی ہے"۔ فرمایا: "ہاں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی عظمت اور احترام کے لیے صبر کیا"۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہؒ مکان نمبر 4 گلی نمبر 5 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد ﷺ رحمۃ للعالمین

اللہ رب العالمین

آداب النبی ﷺ (از روئے اکابرین امت رحمۃ اللہ علیہ)

سلسلہ نمبر 8

محمد بن منکدرؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''میں محمد بن منکدرؒ کو دیکھا جو سید القراء تھے۔ ہم جب بھی ان سے کوئی حدیث پوچھتے تو وہ اتنا روتے کہ ہم کو ان پر رحم آنے لگتا''۔

جعفر بن محمدؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''اور میں جعفر بن محمدؒ کو دیکھتا تھا باوجودیکہ وہ کثیر المزاج اور کثیر التبسم تھے مگر جب بھی ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہوتا تو ان کا رنگ زرد ہو جاتا اور ان کی حالت بدل جاتی اور میں نے ان کو کبھی بغیر طہارت کے حدیث بیان کرتے نہیں دیکھا۔

عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بن ابی بکرؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''ان کی یہ حالت تھی کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی وجہ سے ان کا چہرہ زرد ہو جاتا کہ ان کے چہرے کو دیکھا جائے تو معلوم ہو کہ سب خون نکل گیا، کچھ بھی باقی نہیں رہا اور ان کی زبان منہ میں خشک ہو جاتی کہ کمال اکرام اور کمال احترام کی وجہ سے اپنے کلام کو پورا نہ کر سکتے''۔

عامر بن عبداللہ بن زبیرؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''ان کا یہ حال تھا کہ جب ان کے سامنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو اتنا روتے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو باقی نہ رہتے''۔

محمد بن شہاب زہریؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''محمد بن شہاب زہریؒ جو لوگوں میں بہت نرم مزاج اور لوگوں سے بہت تعلق و محبت کرنے والے تھے، جب ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو ان کا یہ حال ہو جاتا گویا وہ تجھے پہچانتے ہیں نہ تو ان کو، یعنی بالکل بے خودی کی حالت ہو جاتی''۔

صفوان بن سلیمؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''صفوان بن سلیمؒ بڑے عبادت گزار اور مجاہدہ کرنے والوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ چالیس برس برابر انہوں نے اپنا پہلو زمین پر نہیں رکھا۔ یہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے تو اتنا روتے کہ لوگ ان کو اسی حالت میں چھوڑ کر اٹھ چلے جاتے''۔

امام ابن سرینؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''ان کا یہ حال تھا کہ بعض دفعہ مسکراتے ہوتے کہ ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث شریف بیان کی جاتی تو دفعتاً حالت بدل جاتی اور خوف زدہ اور متواضع ہو جاتے''۔

عبدالرحمن بن مہدیؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''عبدالرحمٰن بن مہدیؒ بڑے محدثین میں سے ہیں۔ جب حدیث شریف پڑھتے تو اولاً لوگوں کو خاموش ہونے کا حکم صادر فرماتے اور یہ آیت پڑھتے:۔ ''یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی.......... الایہ'' اور اس سے یہ مراد لیتے کہ ''جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام فرمانے کے وقت خاموش ہو کر اس کا سننا فرض و لازم تھا'' اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جائے تو خاموش ہو کر اس کا سننا فرض و لازم ہے''۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہؒ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

آداب النبی ﷺ

(از روئے اکابرین امت رحمۃ اللہ علیہ)

مالک بن انسؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

’’ابراہیم بن عبداللہؒ بن مریم انصاری قاضی مدینہ بیان کرتے ہیں: ’’مالک بن انسؒ، ابو حازمؒ کے پاس حدیث سننے کے لیے گئے اور پھر حدیث سنے بغیر واپس ہوگئے۔ ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو جواب دیا: ’’میں نے مجلس میں ایسی جگہ، جہاں ادب سے بیٹھ کر حدیث شریف سنتا، نہیں پائی (یعنی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے گنجائش نہ تھی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کھڑے ہو کر سننا مجھے گوارا نہ ہوا‘‘۔

سلطان محمود غزنویؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

’’غازی سلطان محمود غزنویؒ کے غلام، ایاز کا ایک بیٹا جو بادشاہ کا ملازم تھا اور اس کا نام ’’محمد‘‘ تھا۔ ایک دن بادشاہ نے ایاز کی موجودگی میں اسے یوں خطاب کیا کہ ’’اے ایاز کے بیٹے، وضو کے لیے پانی لاؤ‘‘۔ ایاز نے ان الفاظ کو سن کر دل ہی دل میں خیال کیا کہ نہ معلوم میرے بیٹے نے کیا خطا کی ہے، جس کے باعث بادشاہ سلامت نے اسے نام لے کر نہیں بلایا۔ جب سلطان محمودؒ وضو سے فارغ ہوئے تو ایاز کی طرف دیکھا کہ وہ مغموم وملول ہے۔ اس سے غم ورنج کا سبب پوچھا۔ اس نے دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کی: ’’عالی جاہ! میرے مغموم ہونے کا باعث یہ ہے کہ چونکہ حضور نے میرے لخت جگر کو نام لے کر نہیں بلایا، اس لیے معاً میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید اس سے کوئی بے ادبی اور گستاخی سرزد ہوئی ہے کہ جس کے باعث آپ اس سے خفا اور ناراض ہیں‘‘۔

بادشاہ سلامت نے مسکرا کر کہا: ’’اے ایاز! خاطر جمع رکھو۔ تمہارے صاحبزادے سے کوئی بات میری طبع کے خلاف سرزد نہیں ہوئی اور نہ ہی میں اس سے ناراض اور خفا ہوں۔ اس وقت نام نہ لینے میں یہ حکمت تھی کہ میں اس وقت بے وضو تھا۔ چونکہ یہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نام ہے اس لیے مجھے شرم آئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسی حالت میں میری زبان سے گزرے جبکہ میں بے وضو اور بے طہارت ہوں‘‘۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

’’ایوب بن تجارؒ بروایت ابو عبداللہؒ نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاف تھا۔ جب عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے ان کو کہلا بھیجا۔ چنانچہ وہ اس لحاف کو چمڑے میں لپیٹ کر لائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اس کو اپنے چہرے سے ملنے لگے‘‘۔

امام بخاریؒ کا طریق ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

امام بخاریؒ کے حال میں مرقوم ہے کہ آپ صحیح بخاری کے جمع کرنے کے وقت ہر حدیث کے لکھنے کے واسطے تازہ غسل کیا کرتے اور دوگانہ نماز پڑھتے۔ چونکہ اس طرح انہوں نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کی ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا فضل عظیم عطا کیا کہ تمام مسلمان ان کو اپنا امام جانتے ہیں اور ان کی تعظیم کی جاتی ہے اور ان کی کتاب کی وہ قدر ہوئی کہ دنیا میں سوائے قرآن مجید کے کسی اور کتاب کی ایسی قدر وقیمت اور منزلت نہیں ہوئی۔ یہ مقبولیت محض ادب حدیث کا سبب تھا ورنہ احادیث صحیحہ کی اور بھی بے شمار کتابیں تھیں‘‘۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہؒ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

آداب النبی ﷺ

(بحوالہ اشیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: ”وہ تمام چیزیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہے، ان کی تعظیم وتکریم کرنا، حرمین شریفین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہد ومساکن کی تعظیم کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منازل اور وہ چیزیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک یا کسی اور عضو نے چھوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پکاری جاتی ہوں، ان سب کا اکرم کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تعظیم وتکریم میں داخل ہے“۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریف کی تعظیم:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف کے تین درجے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اوپر کے درجے پر بیٹھتے اور درمیانے درجے پر اپنے پاؤں مبارک رکھتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے عہد خلافت میں بپاس ادب درمیانے درجے پر کھڑے ہوتے اور جب بیٹھتے تو پاؤں سب سے نیچے درجے پر رکھتے۔ حضرت عمر فاروقؓ اپنی خلافت میں سب سے نیچے درجے پر کھڑے ہوتے اور جب بیٹھتے تو پاؤں زمین پر رکھتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بال کا ہونا دنیا و مافیہا سے محبوب تر:

”حضرت ابن سیرین تابعیؒ نے حضرت عبیدہؒ سے کہا: ”ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال مبارک ہیں جو حضرت انسؓ یا اہل انسؓ سے ملے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عبیدہ نے کہا، ان بالوں میں سے میرے پاس ایک بال کا ہونا میرے نزدیک دنیا ومافیہا سے محبوب تر ہے“۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی تعظیم و برکت:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام سلیمؓ (والدہ انسؓ) کے ہاں چمڑے کے فرش پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کو ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور شانہ کرتے وقت جو بال گرتے، ان کو اور پسینہ مبارک کو سک (خوشبو) میں ملا دیتیں۔ حضرت ثمامہ کا قول ہے کہ جب حضرت انسؓ بن مالکؓ کی وفات کا وقت آیا تو مجھے وصیت کی کہ اس سک میں کچھ میرے حنوط (کافور وصندل وغیرہ جو مردے کے کفن پر اور جسم پر مل دیا جاتا ہے) میں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا“۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی برکت کے امیدوار:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیمؓ کے گھر میں آ کر بستر پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز حسب معمول حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بستر پر سوئے ہوئے تھے۔ جب ان کو خبر ہوئی تو آ کر دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک بستر پر چمڑے کے ایک ٹکڑے پر پڑا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے ڈبے میں سے ایک شیشی نکالی اور پسینہ مبارک کو اس میں نچوڑنے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی تو پوچھا کہ ”ام سلیمؓ! تم کیا کر رہی ہو؟“ ام سلیمؓ نے عرض کیا کہ ”ہم اپنے بچوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی برکت کے امیدوار ہیں“۔

حرمین شریف کا ادب و احترام:

”بعض مشائخ کرام پیدل حج کو گئے۔ ان سے سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ غلام مفرور اپنے مولا کے دروازے پر سوار ہو کر نہیں آتے اگر ہم میں طاقت ہوتی تو سر کے بل آتے“۔

تارک اتباع و سیرت فاسق اور فاجر کہلائے گا جبکہ تارک ادب کافر کہلائے گا:

”ہر طبقہ اور ہر مکتبہ فکر، عشق وادب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں یکتا اور منفرد نظر آتا ہے۔ کل کسی نے یمامہ کے میدان میں باطل سے ٹکر لی...... اور کسی نے کرب و بلا کے ریگزاروں کو اپنے مقدس خون سے سینچ کر باطل کے مقابلے میں اس حق کو ادا کیا۔ اور پھر...... کسی نے 1953ء میں لاہور کی سڑکوں پر سنت حسینیؓ زندہ کر کے اہل حق ہونے کا ثبوت دیا۔

کل قیادت حضرت صدیق اکبرؓ کی تھی۔ آج قیادت صدیقؓ کے رضا کاروں کی ہے۔ کل بھی اہل باطل کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب سکھایا گیا تھا۔ آج بھی گستاخوں کو ادب سکھایا جا رہا ہے۔ کل بھی مرکز ایک تھا، آج بھی مرکز وہی ہے جس پر پوری امت جمع ہے اور وہ نکتہ عقیدت ہے آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہؒ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العالمین

محمد رحمۃ للعالمین

آداب النبی ﷺ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہ کی تعظیم

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی تعظیم میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی تعظیم وتکریم کی جائے۔ حق تعالیٰ شانہ اہل بیت کی پاکی یوں بیان فرماتے ہیں: ''انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔'' ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) گھر والوں سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو (ہر طرح ظاہراً اور باطناً) پاک صاف رکھے''۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ تمام ازواج مطہراتؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت (گھر) ہی میں تھیں۔ پس اہل بیت میں ان کا داخل ہونا ظاہر ہے''۔ اہل بیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات کی حکمی تعظیم کی نص قطعی موجود ہے۔ ارشاد ہے: ''وازواجہ امھاتھم'' ترجمہ: ''اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) بیویاں ان کی مائیں ہیں''۔ آیت پاک میں ازواج مطہراتؓ کو ''امہات المومنین'' کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح مومنوں پر اپنی حقیقی ماؤں کا احترام اور تعظیم ضروری ہے۔ اسی طرح ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام اور تعظیم ضروری ہے۔ بلکہ ایک ماں کی تعظیم کی نسبت باپ کی وجہ سے ہے اور ایک وہ مائیں ہیں جن کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ حق یہ ہے کہ جن کی نسبت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ ان کی تعظیم وتکریم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شایان شان ہونی چاہیے۔

حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم کو اپنے اہل بیت کی تعظیم کرنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لیے اللہ کی قسم دیتا ہوں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے زید بن ارقمؓ سے پوچھا کہ اہل بیت کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: آل علیؓ، آل جعفرؓ، آل عقیلؓ (اولاد ابی طالب) آل عباسؓ ''۔ اس صراحت کے ہوتے ہوئے اہل بیت صرف حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ ہی کو کہنا اور ماننا بڑی بے باکی ہے۔ اللہ محفوظ رکھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے۔ ''آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پہچاننا جہنم سے برات کا ذریعہ ہے اور ان سے محبت کرنا پل صراط پر آسانی سے گزرنے کا سبب اور ان کی نصرت واعانت سے امان ہے''۔ اللہ کریم ہم سب کو اہل بیت کی صحیح پہچان نصیب فرمائے اور کسی کی حق تلفی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا طریق ادب اہل بیت:

''حضرت عبداللہ بن حسنؒ فرماتے ہیں کہ میں کسی ضرورت سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ کو کوئی ضرورت پیش آیا کرے تو کسی کو میرے پاس بھیج دیا کریں یا پرچہ لکھ کر بھیج دیا کریں (یعنی خود تکلیف نہ فرمائیں) مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے۔ میں آپ کو اپنے دروازے پر دیکھوں''۔

حضرت زید بن ثابتؓ کا طریق ادب اہل بیت:

''حضرت زید بن ثابتؓ نے اپنی والدہ کی نماز جنازہ پڑھی اور جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو ان کی سواری ان کے قریب کی گئی۔ حضرت ابن عباسؓ نے ان کی سواری کی لگام پکڑی۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا: ''اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کے بیٹے! آپ اسے چھوڑ دیں''۔ حضرت ابن عباسؓ نے جواب کہ ''ہمیں یہی حکم کیا گیا ہے کہ علماء کا احترام کریں''۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت ابن عباسؓ کا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا: ''ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ (اسی طرح) تعظیم کا حکم دیا گیا ہے''۔

سیدنا امیر معاویہؓ کا طریق ادب شباہت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم:

''حضرت معاویہؓ کو معلوم ہوا کہ کابس بن ربیعہؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت وشکل میں مشابہت رکھتے ہیں تو حضرت معاویہؓ نے انہیں بلایا اور جب وہ دروازے سے داخل ہوئے تو حضرت معاویہؓ تخت سے اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور ان کو کچھ جائیداد عطا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے''۔ پس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اہل بیت اور اہل تعلق کی بھی تعظیم کی جائے۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد ﷺ رحمۃ للعالمین — اللہ رب العالمین

آداب النبی ﷺ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم — سلسلہ نمبر 12

''سید المرسلین حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی بھی تعظیم کی جائے۔ اگر ان حضرات کی فضیلت قرآن وحدیث میں بیان نہ بھی کی جاتی تب بھی ان کی تعظیم لازم وضروری ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ ہیں اور ان کے مجاہدات اور قربانیاں ہیں۔ مزید برآں کہ ایمان واسلام جیسا بے بہا خزانہ اور قرآن وحدیث جیسی بے بہا دولت ہم تک پہنچانے میں وہی حضرات واسطہ ہیں اور اس میں ان کے مجاہدات اور قربانیوں کو بڑا دخل ہے۔ پس ان کی تعظیم وتکریم فرض ولازم ہے''۔

حضرت امام مالکؒ کا ارشاد ہے: ''جو شخص صحابہ کرامؓ سے بغض رکھے، وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لیغیظ بھم الکفار"

''حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا مقولہ ہے جس میں دو خصلتیں ہوں گی، وہ نجات پائے گا۔

(۱) حق تعالیٰ شانہ اور مخلوق کے ساتھ سچائی۔

(۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی محبت۔

حضرت ابوایوب سختیانیؒ کا مقولہ ہے: ''جس نے حضرت ابوبکرؓ سے محبت کی، اس نے دین کو قائم کیا۔ جس نے حضرت عمرؓ سے محبت کی، اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ کو واضح کیا۔ جس نے حضرت عثمانؓ سے محبت کی، وہ اللہ تعالیٰ کے نور کے ساتھ مستغنی ہو گیا۔ جس نے حضرت علیؓ سے محبت کی، اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا۔ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہؓ کی تعریف کی، وہ نفاق سے بری ہو گیا اور جس نے ان میں سے ایک سے بھی بغض رکھا وہ مبتدع ہے اور سنت اور سلف صالحینؒ کی مخالفت کرنے والا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف نہیں چڑھ سکتا جب تک وہ ان تمام سے محبت نہ کرے اور اس کا دل ان سب کے لیے بغض وکینہ سے صاف نہ ہو''۔

کسی شخص نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے دریافت کیا کہ ''حضرت معاویہؓ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ''۔ فرمایا: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوا وہ بھی عمر بن عبدالعزیزؒ سے کئی گنا بہتر ہے''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مقام صحابیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت عطا کرے اور ان قدسیوں کا ادب کرنے اور کرانے کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین)

حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ کا مقولہ ہے: ''اس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی تعظیم نہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کا احترام نہ کرے''۔

E-mail: markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org www.khatm-e-nubuwwat.org

مرکز سراجیہ مکان نمبر 5 گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں